نظرات

خانہ کعبہ اور بیت اللہ الحرام اپنے شرف وعظمت اور تقدس وحرمت کے اعتبار سے دنیا کے تمام مکانوں اور تمام چیزوں سے اونچا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رحمت والے گھر کو وہ شان وشوکت اور جلال وجمال بخشا ہے جو دنیا کے کسی گھر کو حاصل نہیں، یہاں پر بلاشبہ ہر وقت اور ہر لحظہ خدا کے ابر کرم کی بارش ہوتی ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں لاکھوں انبیاء ورسل تشریف لائے اور اللہ کے ان مقد[س] اور برگزیدہ بندوں نے اللہ کی محبت وعظمت میں اس گھر کا طواف کیا ... والے اس گھر کو رب العالمین نے اس دن سے ہی حرمت عطا فرمائی ہے کہ اس کائنات کی تخلیق مقصود تھی۔ یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ بندگان خدا کی واجتماعیت کا روزِ اول سے مظہر اور گہوارہ رہا ہے۔ سیدنا حضرت ا... اسماعیل علیہ السلام نے اس کی تعمیر وتجدید بھی اسی غرض سے کی تھی کہ اللہ بندے یہاں یکسوئی کے ساتھ جمع ہوں اور اخوتِ انسانی ا... اجتماعیت کا مظاہرہ کریں۔

اسی مقدس ترین اور افضل ترین جگہ "حرمین ..."

د فرمان رب العالمین ہے "مَن دَخَلَہٗ کَانَ آمِناً" د کہ جو اس میں داخل جاتا ہے اسے امن مل جاتا ہے

لیکن بدقسمتی سے اس بار حج بیت اللہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے متصل جولائی کو جو بم دھماکے ہوئے اور اس کے بعد منیٰ میں آتش زدگی کے جو واقعات رونما ہوئے ان میں کل ملا کر آٹھ قیمتی انسانی جانیں ہلاک ہوئیں خاصی تعداد میں زائرین زخمی اور مجروح ہوئے، افراتفری پھیلی اور خوف و دہشت کا ماحول پیدا ہوا۔

اس مجرمانہ کاروائی اور شرمناک فعل پر عالم اسلام سمیت ہندوستانی مسلمانوں نے بھی بجا طور سخت تشویش اور اپنے رد عمل کا اظہار کیا ہے، دنیا بھر کے انصاف اور امن پسند قوموں نے شدید ترین اور سخت ترین الفاظ میں ان کاروائیوں کی مذمت کی ہے اور حرمین شریفین کے پاسداروں سے اپیل ہے کہ فوری طور پر ان تمام واقعات کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کروا کر مجرمین کو واقعی سزا دی جائے۔

۱۰ جولائی کے بم دھماکے کے بعد سعودی حکام اور "لا اینڈ آرڈر مشینری" کو لحاظ سے چوکس اور ہوشیار ہو جانا چاہئے تھا جب کہ اس کے ایک روز بعد ہی شاہ نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا کہ تخریب کاروں کا پتہ لگانے میں کسی قسم کی نہیں کی جائے گی اور ارض مقدس میں اور وہ بھی دوران حج اس طرح دہشت گردی اور تخریب کاری ناقابل برداشت ہے۔ لیکن حیرت اور ... کی بات ہے کہ اس کے بعد تخریب کاری کا انسداد کیا ہوتا منیٰ میں اس ... ناک واقعات پیش آئے جس میں کئی اشخاص جاں بحق ہوئے

یہ بات یقینی ہے کہ اگر خانہ کعبہ کے پاس بم دھماکہ کو وارننگ سمجھ کر سعودی انتظامیہ مزید سیکورٹی سخت کر دیتی اور منیٰ میں نصب کیے جانے والے ہزاروں خیموں پر کڑی نگاہ رکھی گئی ہوتی تو ہم سمجھتے ہیں شاید تخریب پسند عناصر اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔

چودہویں صدی ہجری کے آخری سال کی ابتدا اس ناخوشگوار واقعہ سے ہوئی تھی جب ایک مسلح گروہ نے منظم سازش کے تحت نماز فجر کے بعد کعبۃ اللہ الحرام پر ناجائز قبضہ کر کے اعلان کیا تھا کہ "مہدی موعود" ظاہر ہو گئے ہیں اور اس وقت ہمارے درمیان موجود ہیں، سب لوگ ان کی بیعت کریں، کعبۃ اللہ کے صحن میں (جس سے زیادہ پاکیزہ، مقدس، پرامن اور حرمت والی جگہ کرۂ ارض پر کوئی نہیں ہے) اللہ کے بندوں کا خون بہا، سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی مہمان حجاج بیت اللہ بھی تھے اس وقت تقریباً دو ہفتے تک بیت اللہ کا طواف بند رہا اور ان دنوں میں مسجد حرام کے اندر ایک وقت بھی جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام نہیں ہو سکا تھا اور آخر کار مہدی موعود کے نام پر کی جانے والی اس مجرمانہ سازش کا یہ انجام ہوا تھا۔ ۱۶ اور ۱۷ دن کی طویل اور سخت جدوجہد کے بعد ان باغی شیاطین میں سے کچھ کو زندہ گرفتار کر لیا گیا تھا اور جو لاشیں مسجد حرام کے تہہ خانوں برآمد ہوئیں تھیں ان میں اس شخص کی لاش بھی تھی جسے "مہدی" بنایا گیا تھا۔ یہ ناخوشگوار اور اپنی نوعیت کا مکروہ و منفرد واقعہ ہمیں خوب اچھی طرح یاد ہے

حج بذاتِ خود مرکزیت، اخوتِ اسلامی، بین الاقوامی اجتماعیت اور ا...

ھاق کی عبادت ہے ۔ زمانہ جاہلیت میں بھی خانہ کعبہ کو مرکزیت حاصل تھی چنانچہ
ن مرکزی مقام کے حامل، اسلام کے قلعہ کو روز اوّل سے بھی مختلف سازشوں
کے تحت زک پہونچانے کی مذموم کوششیں ہوتی رہی ہیں، ملوک حیرہ کا حملہ،
حجاج ابن یوسف کی فوج کشی، قرامطہ کی اسلام دشمنی، یمن کے گورنر ابرہہ
کی چڑھائی، سنہ ۱۹۷۹ء میں مہدی موعود کا حادثہ، سنہ ۱۹۸۳ء میں اشرار مکہ کے
سبب خوں ریزی، سنہ ۱۹۸۷ء میں ایرانی عازمین کے مظاہروں کے سبب تشدّد
(جس میں چار سو جانوں کا اتلاف ہوا تھا) اور اس مرتبہ بم دھماکے اور آتش زنی
کے واقعات، ہم سمجھتے ہیں یہ سارے واقعات ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

ان تمام شرمناک واقعات کا یہ پہلو انتہائی تشویشناک ہے کہ ان
واقعات میں سب سے زیادہ فائدہ اسلام دشمن قوتوں، سامراجی اور صہیونی
طاقتوں کو پہونچا ہے۔ تازہ واقعہ کے پس منظر میں اس امکان کو بھی قطعی طور پر
نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے پس پردہ صیہونی سازش ہی کارفرما ہو جس کا
حقیقی مقصد یہی ہو کہ ایران، عراق، جنگ بندی کی وجہ سے کہیں عالم اسلام میں
اتحاد نہ پیدا ہو جائے۔ اور وہ اپنے حقیقی دشمن کے خلاف صف آرا نہ ہو جائیں۔
کسی گہری سازش اور منصوبہ بندی کے شبہ کو اس حقیقت کے پس منظر میں تقویت
ملتی ہے کہ سخت حفاظتی انتظامات اور عازمین کی مکمل جامہ تلاشی اور سیکورٹی
کے باوجود یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو عالم اسلام کو بالعموم اور
سعودی حکومت کو بالخصوص غور و فکر کی دعوت دیتی ہے اور ان سے یہ مطالبہ
کرتا ہے کہ وہ باہمی تصادم اور اختلافات کے بجائے اتحاد و اتفاق کی راہیں
تلاش کریں اور ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہونے کے بجائے اپنے حقیقی
دشمن کے خلاف اپنی توانائیاں اور طاقت کو صرف کریں۔